© rasailojaraid.com

ادبیات

کھیل چکا!

(از جناب نہاؔل سیوہاروی)

طلسمِ جلوۂ کون و مکاں سے کھیل چکا
جہاں سے اب نہیں مطلب جہاں سے کھیل چکا

نظر میں سختیٔ سنگِ گراں ہے اب پانی
کہ میں سختیٔ سنگِ گراں سے کھیل چکا

میں اپنے حوصلۂ بے کراں کے جاؤں نثار
دلاورانہ غمِ بے کراں سے کھیل چکا

مری نگہ میں نہیں کچھ بھی اصلِ شادی و غم
نمائشاتِ بہار و خزاں سے کھیل چکا

بنائے بھی انہی ہاتھوں سے تھے بگاڑے بھی
اک آشیاں نہیں سو آشیاں سے کھیل چکا

کچھ اور اس سے سوا رفعتِ نظر یا رب
تجلیاتِ مہ و کہکشاں سے کھیل چکا

مرے جنوں کو الٰہی ملے خرابۂ نو
یہ بندہ شش جہتِ خاکداں سے کھیل چکا

ہے میرے عزم کو درکار تازہ بازی گاہ
زمیں سے کھیل چکا، آسماں سے کھیل چکا

مآل کوششِ نام و نشاں ہوا معلوم
بساطِ کوششِ نام و نشاں سے کھیل چکا

شراب و ساغر و حسنِ جواں سے کیا کھیلوں
شراب و ساغر و حسن جواں سے کھیل چکا

سلام تیرے خم و خمستاں کو اے ساقی
وہ رند ہوں جو خم و خمستاں سے کھیل چکا

فروغِ عالم حق الیقیں کدھر ہے کہ میں
فریبِ جلوۂ وہم و گماں سے کھیل چکا

نہاؔل کھیلوں کی تیرے نہیں بدایت و حد
کہاں سے کھیلیگا آگے، کہاں سے کھیل چکا

© rasailojaraid.com